پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام

قسط ۱۴

اکابر اسلام اور قادیانیت

دوسری طرف میں حیران تھا کہ وہ سب باتیں ان باتوں سے پوری پوری مطابقت کھاتی ہیں جو سکینہ اور زاہد کہہ چکے تھے۔ پس جب میں ادھر سے اپنے مقصد میں ناکام رہا تو میں نے اپنی تحقیق کا رُخ دوسری طرف پھیرا اور میں نے لوگوں میں زیادہ ملنا جلنا شروع کیا اور اس وقت تک میری یہی نیت تھی کہ میں سازش کا سراغ لگاؤں۔ اس نے گہری سازش کا سراغ تو کیا بتانا تھا' اُلٹا چاروں طرف سے واقعات اور حقائق کا طومار میرے سامنے لا کھڑا کیا جو بشیر احمد کے بیان کی لفظ لفظ تصدیق کرنے والے تھے' پس اس وقت میں نے بشیر احمد کو معذور سمجھ کر اس کی سزا دہی کا خیال چھوڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بے گناہ بچے کو اتنے بڑے ظلم، جو میں اس پر آپ کے ساتھ فرطِ محبت اور فرطِ خلوص کی وجہ سے کرنے لگا تھا۔ یعنی ساری عمر کے لیے اس کو تباہ و برباد کرنے کا جو تہیہ کر لیا تھا، اس سے بچانے کے یہ ساماں پیدا کر دیئے کہ کئی جگہوں سے اس کے بیان کی تصدیق ہوتی چلی گئی، اور ایسی ایسی جگہوں سے ہوئی، جن کے متعلق وہم بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ کوئی شرارت کریں یا کسی شریر کی سازش کا شکار ہوں یا خود سازش کے بانی ہوں، جو ان کا پتہ بتا دیوے۔ کیونکہ آپ تو اچھی طرح سے واقف ہیں کہ اشارہ آپ کو فوراً اصل مشار الیہ کا پتہ دے گا اور میں کسی مصالحت سے اپنی تحریر کو دلائل سے خالی رکھنا چاہتا ہوں ۔غرضیکہ میرے پاس ان باتوں کے اثبات کے لیے دلائل کا ایک ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ جو اگر ضرورت پڑی تو پبلک میں ظاہر کیا جائے گا۔ خدا کرے کہ ان کے پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ بشیر احمد سچا ہے اور یہ سب افعال جو اس نے بیان کئے ہیں آپ سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کا علم ہو جانے کے، جو میرے اور میری بیوی کے لیے سخت دکھ کا موجب تھیں اور جنہوں نے ہم دونوں کی صحت پر اتنا اثر گہرا کیا کہ آج تک بھی اپنی صحت (Recover) نہیں کر سکے۔ کافی عرصہ تک ہم دونوں کمرہ میں اکیلے دروازہ بند کر کے روتے رہتے تھے۔ بچے ہماری حالت دیکھ کر سخت پریشان تھے مگر ان کو کوئی علم نہیں کہ کیا معاملہ ہے۔ وہ ہماری آنکھیں سرخ دیکھتے اور سہم جاتے مگر ادب کی وجہ سے دریافت نہ کرتے، باوجود اس قدر شدید صدمے کے پھر بھی میں نے اس قدر شرافت سے کام لیا اور اپنے نفس پر اس قدر قابو رکھا کہ کسی کے سامنے ان باتوں کا اظہار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جن لوگوں سے مجھے مختلف واقعات کا علم ہوتا رہا۔ ان سے بھی صرف واقعات سنتا رہا اور یہاں تک احتیاط سے کام لیا کہ کسی ایک کو بھی کسی دوسرے کے بتائے ہوئے واقعات کا علم نہ ہونے دیا۔ اس کا علم صرف اس کے بتائے ہوئے واقعات تک ہی محدود رہنے دیا اور ادھر بشیر احمد کو یہ سمجھایا کہ ان **العنت**

یذھبن السّیات کے ماتحت ممکن ہے۔اللہ تعالیٰ معاف کردے اوراسے تاکید کی کہ کسی کے سامنے ان باتوں کو دہرانا نہیں ۔حتیٰ کہ اگر کوئی پوچھے بھی تو صاف انکار کردینا۔کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد کی پردہ پوشی کریں۔بشیر احمد نے جب دیکھا کہ آپ میرے خلاف پراپیگنڈہ کرکے مجھے جماعت میں گرانے کی کوشش کررہے ہیں اورادھراس کو بھی گرانے کے درپے ہیں تو اس سے کئی دفعہ مجھ پر زوردیا کہ میں اعلان کردوں۔لیکن میں نے اس کو ہمیشہ صبر کی تلقین کی۔آخر تنگ آکر اس نے خود اعلان کا فیصلہ کرلیا۔اور ایک اعلان لکھ کر میری طرف بھیج دیا۔چنانچہ اسے بجنسہ اس خط کے ساتھ ارسال کررہا ہوں۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اجازت کے بغیر شائع کردیا' ورنہ''سبق الصیت القول' والی مثل صادق آجاتی۔اور پھر چُھٹا ہوا تیر واپس لانا مشکل ہوجاتا۔لیکن میں اسے ہمیشہ روکتا رہا۔اوراس اعلان کو بھی روک لیا اور ہمیشہ سے یہی تلقین کی کہ خواہ وہ کتنا ہی ہم کو بدنام کرلیں۔اور کتنی ہی کوشش ہمیں جماعت کی نظر میں گرانے کی کرلیں۔ہم نے ابتداءنہیں کرنی اور ہماری طرف سے یہی کوشش رہے گی کہ ہم صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں' جب کسی سے مقابلہ آپڑے تو مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔اس لحاظ سے (Defence) بہت بعداز وقت ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس میں ہے۔چنانچہ اس وقت تک میں کاربند رہا ہوں۔اوراب جو میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں وہ بھی اس لیے کہ آپ پر آخری دفعہ حجت پوری کردوں اور آپ کو متنبہ کردوں کہ کہیں آپ مجھے اپنا(Defence) پیش کرنے پر مجبور نہ کردیں۔چنانچہ اگر آپ نے اس قسم کا قدم اٹھانے کی غلطی کی تو میں مجبور ہوں گا کہ اصل واقعات کو روشنی میں لاؤں اور جو اخفاء کا پردہ آج تک ان واقعات پر پڑا آرہا ہے۔اسے اٹھادوں کیونکہ یہ میں قطعاً برداشت نہیں کرسکتا کہ خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت میں' دائمی طور پر بدنامی کے ساتھ یاد کیا جاؤں۔پس اگر میں آپ کے افعال مذمومہ کے اظہار پر مجبور ہوا تو پھر اس کی ساری ذمہ داری آپ پر ہوگی اور سمجھ لیں کہ الفتنہ نائمتہ لعن اللہ من ایقظھا کا کون مصداق بنے گا۔میں نے آپ کے ظلم پر ظلم دیکھے اور صبر سے کام لیا۔لیکن آپ باز آنے میں ہی نہیں آتے اور اپنے مظالم میں حد سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔پس اب میرے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوچکا ہے۔اس لیے انجام کو آپ اچھی طرح سوچ لیں۔اگر آپ اس تحریر کے بعد رک گئے تو میں بھی جس طرح خاموشی کے ساتھ وقت گزارر ہا ہوں' گزارتا چلا جاؤں گا کیونکہ ہر حق کا اظہار ضروری نہیں ہوتا۔میں جانتا ہوں کہ اس حق کے اظہار کی وجہ سے چند عورتوں کی عصمتیں تو محفوظ ہوجائیں گی اور چند نوجوان دہریہ بننے سے بچ جائیں گے لیکن ہزاروں روحیں جو اس کے عدم علم کی وجہ سے ہدایت کے قریب آرہی ہیں اور بہت سی ان میں بھی جو ہدایت پاچکی ہیں' ہدایت سے محروم ہوجائیں گی اور یہ اتنا بڑا نقصان ہے' جس کے خیال سے بھی میری روح کانپتی ہے اور اتنا بھاری بوجھ ہے جس کے اٹھانے کے لیے میری پیٹھ بہت کمزور ہے۔پس اگر میں آگیا تو اس کی ذمہ داری آپ پر آئے گی۔میں تو آپ یاد رکھیں اب تنگ آچکا ہوں اگر آپ نے مجبور ہی کیا تو میں نے مقابلے کے لیے مصمم ارادہ کرلیا ہے۔اور جب تک میری جان میں جان ہے' ان شاءاللہ' آپ کا مقابلہ کروں گا۔آپ کے تمام دجل وفریب کو

آشکار کر کے چھوڑوں گا۔"وما توفیقی الا باللہ" مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس مقابلہ میں میری جان جائے یا مجھے مالی نقصان ہو۔ میں خاموش ہوں تو خدا تعالیٰ کے لیے اور اگر اٹھوں گا تو محض خدا تعالیٰ کے لیے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک طرف تو آپ نے اپنی عیاشی کو انتہا تک پہنچایا ہوا ہے' جس لڑکی کو چاہا' اپنی عجیب وغریب عیاری سے بلایا اور اس کی عصمت دری کر دی اور ایک طرف اس کی طبعی شرم وحیا سے ناجائز فائدہ اٹھالیا اور دوسری طرف دھمکی دے دی کہ اگر تو نے کسی کو بتایا تو تیری بات کون مانے گا؟ تجھے ہی لوگ پاگل اور منافق کہیں گے۔ میرے متعلق تو کوئی یقین نہیں کرے گا۔ اور اگر کسی نے جرأت کا اظہار کر دیا تو مختلف بہانوں سے ان کے کارندوں یا والدین کو ٹال دیا۔ مگر آپ یہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہ علم صرف اس لیے ان پر چل جاتا ہے کہ وہ اپنے معاملے کو انفرادی معاملہ سمجھتے ہیں لیکن جس وقت ان کے سامنے تمام واقعات مجموعی حیثیت میں آئے تو پھر ان کو بھی پتہ لگ جائے گا کہ یہ سب دھوکا ہی تھا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو پھنسانے کے لیے جو جال آپ نے ایجنٹ مردوں اور ایجنٹ عورتوں کا بچھایا ہوا ہے۔ اس کا راز جب فاش کیا جائے گا۔ تو لوگوں کو پتہ چلے گا کہ کس طرح ان کے گھروں پہ ڈاکہ پڑتا ہے۔ مخلص جو آپ کے ساتھ اور آپ کے خاندان کے ساتھ تعلق پیدا کرنا فخر سمجھتے تھے۔ ان کے گھروں میں سب سے زیادہ ماتم پڑے گا۔ دوسری طرف جن لوگوں کو آپ کی غلط کاریوں کا علم ہو جاتا ہے۔ یا وہ کسی کے سامنے اظہار کر بیٹھتے ہیں اور آپ کو اس کا علم ہو جائے تو پھر آپ اسے کچلنے کے درپے ہو جاتے ہیں اور اس کچلنے میں رحم آپ کے نزدیک تک نہیں بھٹکتا۔ اور پتھر سے بھی زیادہ سخت دل کے ساتھ اس پر گرتے ہیں اور آپ کی سزا ہی میں اصلاحی پہلو بالکل مفقود اور انتقامی پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر سکینہ بیگم زوجہ مرزا عبدالحق صاحب کو ہی لے لیجئے۔ کس قدر ظلم اس پر آپ کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا تھا اس کی سچائی تو اب بالکل ثابت ہو چکی ہے۔ لیکن وہ بیچاری باوجود سچی ہونے کے، قیدیوں سے بدتر زندگی بسر کر رہی ہے۔ اس کی صحت تباہ ہو چکی ہے۔ اب تازہ مثال فخر الدین صاحب کی ہے۔ اس کو بھی آپ نے اس وجہ سے سزا دی ہے کہ اس کو آپ کی غلط کاریوں کا علم ہو چکا ہے اور آپ پر یہ خوف غالب تھا کہ یہ مجھے بدنام کرے گا۔ حالانکہ یہ آپ کا وہم ہی تھا وہ بھی سلسلہ کی بدنامی کے خوف سے ہمیشہ آپ کی پردہ پوشی ہی کرتا رہا۔ چنانچہ اس وہم کی بنا پر آپ مدت سے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے کہ کبھی کوئی موقعہ ہاتھ آئے تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ تاکہ یہ روٹی سے تنگ آ کر ذلیل ہو کر معافی مانگے۔ تاکہ پھر ساری عمر سیاہ کاریوں کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکال سکے اور آپ اطمینان سے اپنی عیاشیوں میں مشغول رہیں۔ جیسا کہ آپ پہلے اس طریق سے بعض ایسے آدمیوں کو چپ کرا چکے ہیں۔ قاضی اکمل صاحب پر جو ظلم کیا گیا۔ اس کی تہہ میں بھی یہی مقصد آپ کا کام کر رہا تھا اس طرح اور بہت سی مثالیں ہیں۔ جن کو وقت آنے پر پیش کیا جائے گا اور ان تمام مظالم کی داستانیں جو تقدس کے پردے میں آپ کر رہے ہیں وقت آنے پر کھول کھول کر لوگوں کو بتائی جائیں گی۔ ان تمام مظالم کو ڈھانے میں آپ کو جرأت ایک طرف تو اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ آپ نے لمبے عرصے تک مختلف رنگوں میں کوشش کر کے لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کر دی ہے کہ آپ ایک

مقدس انسان ہیں۔ کہیں اپنے کو مصلح موعود کی پیش گوئی کا مصداق بتایا ہے کہیں موعود خلیفہ، لیکن یاد رکھیں کہ یہ طلسم آپ کا بہت جلد ٹوٹ جائے گا۔ لوگ آپ کے اس طلسم کے نیچے صرف اس وقت ہی ہیں جب تک ان کو آپ کے چال چلن کا صحیح علم نہیں ہوتا اور ان کو پتہ نہیں لگتا کہ جس قدر دلائل آپ کو مصلح موعود بنانے کے لیے دیئے گئے ہیں وہ سب غلط ہیں اور یہ کہ مصلح موعود کی پیش گوئی کے مصداق آپ ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک اور خواب ہے، جس میں آپ کی گندی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے اس کے آپ مصداق ہیں۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق کوئی اور آنے والا ہے۔ میں نے خدا کے فضل سے اس پیش گوئی کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور یقینی دلائل سے یہ ثابت کرسکتا ہوں۔ آپ مصلح موعود نہیں ہوسکتے۔

پس ایک طرف تو آپ کو اس وجہ سے جرأت ہے کہ لوگوں کے دلوں پر غلط طور پر آپ کا تقدس بٹھا دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ آپ کی بات کو خدائی بات سمجھ بیٹھتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی طاقت اور اقتدار کا گھمنڈ ہے جو اوّل الذکر وجہ سے آپ نے حاصل کیا ہوا ہے۔ تیسرے اس وجہ سے آپ نے یہ چال چلی ہوئی ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ملنے نہ دیا جائے اور ''منافقوں سے بچو'' کے شور میں لوگوں کو خوفزدہ کیا ہوا ہے اور ہر ایک کو دوسرے پر بدظن کر دیا ہوا ہے۔ اب ہر شخص ڈرتا ہے کہ میرا مخاطب کہیں میری رپورٹ ہی نہ کردے اور پھر فوراً مجھ پر منافق کا فتویٰ لگا کر جماعت سے اخراج کا اعلان کردیا جائے گا اور یہ سب کچھ آپ نے اس لیے کیا ہوا ہے کہ آپ کی سیاہ کاریوں کا علم نہ ہوسکے۔ لیکن یہ آپ کا غلط خیال ہے۔

قادیان میں بھی اور باہر بھی ایک بڑی تعداد ہے جو آپ کی سیاہ کاریوں سے واقف ہے اور دن بدن یہ تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب یہ لاوا پھوٹے گا۔ بہت سے لوگ کسی جرأت کرنے والے کا انتظار کررہے ہیں اور یہ انسانی فطرت ہے کہ اکثر لوگ خود جرأت نہیں کر سکتے لیکن جرأت کے ساتھ کسی کو اُٹھتا دیکھ کر خود اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آخری بات جو آپ کو ان تمام مظالم پر جرأت دلا رہی ہے وہ بائیکاٹ کا حربہ ہے آپ نے قادیان کے انتظام کو اپنے رنگ میں چلایا ہوا ہے کہ تمام کی روزی کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان بے بس ہوجاتا ہے۔ بے شک ان باتوں کی وجہ سے جو اقتدار آپ کو حاصل ہو چکا ہے۔ آپ یقین رکھتے ہیں کہ میں اپنے مدِمقابل کا سر آن میں کچل سکتا ہوں اور آپ تو آپ فدائیوں کا گروہ بھی بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ میں جو آپ کے مقابلے میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں ایک نہایت ہی کمزور، بے بس، بے کس، بے مددگار ہوں اور جہاں آپ کو اپنی طاقت پر ناز ہے وہاں مجھے اپنی کمزوری کا اقرار ہے۔ ہاں میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ حق کی قوت میرے ساتھ ہے اور غلبہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کو ہوتا ہے جو حق کی تلوار لے کر کھڑا ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ ابتدا میں میری بات کی طرف توجہ نہ کی جائے اور میں اس مقابلہ میں کچلا جاؤں۔ لیکن حق کی تائید کے لیے اور باطل کا سر کچلنے کی غرض سے کھڑے ہونے والے علماء اس قسم کے انجاموں سے کبھی نہیں ڈرے۔

(جاری ہے)